رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۰۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۹

زیر اہتمام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق

جلد ۷۱/۳۶ | ہفتہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۲ ہجری ۱۸ تبوک ۱۳۶۱ ہش ۱۸ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۰۹

اخبار احمدیہ

ربوہ، ۱۶ تبوک/ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ کمزوری بہت ہے ضعف ہے۔ احباب کرام خاص التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اور کیا اُسی کی اتباع ہم نے کرنی ہے

اپنے عیب دیکھو اپنا محاسبہ کرو استغفار کرو اور خدا کی پناہ مانگو!

جس معلّم وقفِ جدید میں یہ جذبہ نہیں کہ ہر دُکھ کو دُور کرنے کی حتّی الوسع کوشش کرے وہ ہمارے کام کا نہیں

وقفِ جدید کے معلّمین کا یہ کام ہے کہ وہ انسانیت کے آداب اور اسلام کے بلند اخلاق جماعتوں کو سکھائیں

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

مورخہ ۴ صلح ۱۳۵۹ ہش، ۴ جنوری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم محمد انور قریشی صاحب شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

"ہر سال پہلے مہینہ میں مَیں وقفِ جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کیا کرتا ہوں سو میں آج کر رہا ہوں۔

وقفِ جدید بنیادی طور پر خالصتہً تربیتی ادارہ ہے۔ اور اس کے سپرد یہ کام ہے کہ انسانیت کے آداب جماعتوں میں جو معلم ہیں وہ سکھائیں اور جو اسلام نے بلند اخلاق ہمیں سکھائے جن پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے اس تعلیم کے مطابق اسلامی اخلاق کے بلند معیار پر جماعت کو لیجانے کی کوشش کریں۔

حضرت (اقدس ..... ناقل) نے فرمایا ہے کہ اسلام وحشی کو انسان بناتا ہے، انسان کو با اخلاق بناتا ہے، با اخلاق کو روحانی رفعتیں عطا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے پیار تک لے کے جاتا ہے۔ اگر انسانیت نہ ہو تو روحانیت کے پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسان دوسرے جانوروں سے مختلف ہے بنیادی طور پر۔ دوسرے جانوروں میں بھی ایک حد تک سیکھنے کی قوت اور استعداد ہے۔ انسان میں سیکھنے کی بہت حد تک قوت و استعداد ہے۔ اسلام وحشی کو، کرختگی کو، کرختگی والے انسان کو، وحشت دور کرکے نرمی اور رفق پیدا کرکے اور پالش کرکے اور حسن پیدا کرکے ابتدائی طور پر، اسے صحیح معنیٰ میں انسان بناتا ہے۔

چھوٹی سی چیز

ہے کھانا کھاتے وقت دوسرے کے احساس کا خیال رکھو۔ اس کا بلاواسطہ روحانی

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

بلندیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن بالواسطہ ہے کیونکہ جب تک انسان انسان نہ بنے روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیچ میں مدارج ہیں اور ان کا میں جان کے ذکر نہیں کر رہا۔ ضرورت نہیں۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کا خیال رکھو۔ یہ وحشت جو انسان کی ہے اس کو دور کرتا ہے۔ جانور کھاتے وقت دوسرے کا خیال نہیں رکھتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھوڑی اپنے بچے کا بھی خیال نہیں رکھتی۔ میں بعض دفعہ باہر نکلتا ہوں تو اپنے ہاتھ سے برسیم ان کو دیتا ہوں۔ تو اگر ساتھ گھوڑی کا بچہ ہو تو حالانکہ گھوڑی کے منہ میں لقمہ ہوتا ہے۔ میرے ہاتھ سے جو اس نے لیا جب بچے کی طرف کرتا ہوں تو وہ منہ مار کے اور اس کو بھی چھیننے کی کوشش کرتی ہے۔ انسان کو جہاں یہ کہا کہ دائیں ہاتھ سے کھا وہاں یہ کہا کہ اگر اکٹھے کھا رہے ہو یا ویسے بھی تو مِمَّا يَلِيكَ جو تیرے سامنے ہے، اسے کھا۔ یہ نہیں کہ اِدھر اُدھر ہاتھ مار کے اور پسند کی بوٹیاں، اگر پلاؤ کا تھال ہے تو جن کے ایک شخص کھانا شروع کر دے اور دوسرا شخص جو ہے وہ ہاتھ ہی کھینچ لے۔

ایک ہماری عربی کتابوں میں واقعہ آتا ہے وہ اس وقت مجھے یاد آیا۔ ایک شخص نے لکھا ہے۔ بدو سردار تھا اس نے لکھا کہ میری بیوی سامنے میرے، کھانا رکھتی تھی تو میری بیٹی ساتھ میرے کھایا کرتی تھی۔ وہ کہتا ہے اتنی ذہانت اس میں اور اتنی شرافت اس میں اور ادبِ انسانی سے واقف اور باپ کا خیال رکھنے والی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جس لقمے کی طرف میری نگاہ اٹھی ہو اس کا ہاتھ اس طرف اٹھ گیا ہو۔ پھر وہ بڑی ہوئی۔ بیاہی گئی اپنے سسرال چلی گئی اور اس کی بجائے اس کا چھوٹا بھائی میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا تو اس کا یہ حال تھا وہ کہتا ہے کہ جس لقمے کی طرف میری نظر اٹھتی تھی اس لقمے کی طرف اسکا ہاتھ اٹھتا تھا۔

یہ مثال بتاتی ہے

کہ جب پالش ہو جائے ایک حسن، آداب کہتے ہیں اس کو، آداب آجائیں، صحیح، تو فرق پڑ جاتا ہے انسان انسان میں۔ ایک حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تیار ہو جاتا ہے اخلاقی میدانوں میں آگے بڑھنے کے لیے۔ جس نے آداب نہیں سیکھے وہ اخلاق نہیں سیکھ سکتا جس نے اسلامی اخلاق نہیں سیکھے وہ اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق روحانی میدانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتا آسمانی رفعتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔

عام طور پر ہمارا جو شاہد مبلغ ہے وہ گہرے فلسفوں میں تو جاتا ہے اسلام پر اگر اعتراض کوئی کرے غیر مسلم تو بڑے اچھے جواب دیتا ہے۔ کچھ اس نے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں، کچھ اس میدان میں اللہ تعالیٰ سے وہ سیکھتا ہے عین اس وقت جب وہ اعتراض کو سنتا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں کہ ان کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ جماعت کو اسلام کے بتائے ہوئے جو آداب ہیں وہ سکھائیں۔ مثلاً مسجد ہے اس کے آداب ہیں۔ ان کا اخلاق کے ساتھ تعلق نہیں آداب ہیں مسجد کے۔ وہ آنے چاہئیں۔ آداب ہیں مجلس کے وہ آنے چاہئیں۔ آداب ہیں اس مجلس کے جس میں امامِ وقت بیٹھا ہوا ہو وہ آنے چاہئیں۔ آداب ہیں کھانے پینے کے وہ آنے چاہئیں۔ آداب ہیں کپڑا پہننے کے وہ آنے چاہئیں۔ اب یہ کہ پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالو اور بعد میں بایاں ان کا اخلاق کے ساتھ تعلق نہیں، آداب کے ساتھ تعلق ہے۔ حقیقت بڑی پیاری ہے۔ اس کے پیچھے لیکن تعلق اس کا آداب کے ساتھ ہے۔ کپڑا پہننے کپڑا اتارنے کے آداب ہیں۔ ہزار قسم کے آداب اسلام نے سکھائے۔ ایک تو

وقفِ جدید والوں کو چاہیئے

کہ وہ آداب کے اوپر بھی کتابیں لکھنی شروع کریں اور میں بتا رہا ہوں کہ زیادہ ذمہ داری معلمین کی آداب سکھانے پر ہے۔ کیونکہ علمی لحاظ سے ان کو ہم نے اس طرح تعلیم نہیں دی اسلام کی قرآن کریم کی تفسیر کی جس طرح مبلغین کو ہم دیتے ہیں یا جو لوگ حضرت (اقدس ..... نافل) کی کتب کو بار بار پڑھنے والے ہیں خواہ وہ شاہد نہیں ان کو جو علم ہے وہ وقفِ جدید کے معلم کو نہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وقف جدید کے معلم کی افادیت نہیں۔ وہ عام موٹے موٹے مسائل بھی بتاتا ہے لیکن بنیادی طور پر اس نے پالش کر کے ان کو انسان بنانا ہے۔ وہ انسان جو مسلمان کی حیثیت سے جب دوسروں کے سامنے آتا ہے تو دیکھنے والی نگاہ اس میں اور غیر مسلم میں ایک فرق پاتی اور محسوس کرتی ہے، لیکن وضو کا طریق نماز میں کھڑے ہونے کا طریق۔ ایک نماز پڑھنے کی جو سنتِ نبویؐ ہے ایک بڑی لمبی حدیث ہے غالباً بخاری میں ہے جہاں تک مجھے یاد ہے بچپن میں میں نے پڑھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تقسیم اوقات کیا ہے قیام میں، رکوع، سجدہ، قعدہ، بین السجدتین، جو ہیں اس میں۔ اس میں بڑا تفصیل سے ذکر ہے کہ وقفوں کی نسبتیں کیا تھیں وقت کے لحاظ سے جہاں ضرورت ہے اس کی وہ ہمیں بتا دی۔ ایک تو جو تلاوت کی جاتی ہے یا جس کی اجازت دی گئی ہے جتنی لمبی تلاوت کی اس نے وقت بتایا جو دعائیں ہیں انہوں نے وقت بتایا۔ اس کا ایک حصہ تصوف کا رنگ، عشق کا رنگ، مستی کا رنگ بھی اختیار کرتا ہے۔ ایک ہے دین العجائز۔ موٹی موٹی باتیں ہیں۔ موٹی موٹی سمجھ والے آدمی جو ایک عام مسلمان کا معیار ہے لیکن جب میں ایک عام مسلمان کا معیار کہتا ہوں تو میں کوئی گری ہوئی چیز کا ذکر نہیں کر رہا۔ وہ عام مسلمان کا معیار بھی آسمانوں کی رفعتوں پر ہمیں نظر آتا ہے۔ کوئی غیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو یہ مسائل بھی وہ بتاتے ہیں آداب بھی انہیں بتانے چاہئیں۔

اور ان کا میں نے بتایا کہ اصل کام تو

آداب سکھانا

موٹے موٹے پھر مسائل بتانا ہے اور ضرورت اور اہمیت بڑی ہے۔ میرے پاس خط آتے ہیں، جی! ہمارے پاس ایک سال معلم رہا اب کہیں اور بھیج دیا گیا ہے ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ یہ تو درست ہے کہ ایک سال آپ کے پاس رہنے کے بعد بھی آپ کو ضرورت ہے۔ ہر وقت وہاں رہنا چاہیئے، لیکن اس میں بھی کوئی شک اور شبہ نہیں کہ آپ کے پاس ایک سال رہنے کے بعد جو آپ کی ضرورت ہے اس سے زیادہ اس دیہاتی جماعت کی ضرورت ہے جہاں ایک سال بھی نہیں رہا وہ۔ رہا ہی نہیں ایک دن بھی۔ اس واسطے وہ بدل کے بھیجنے پڑتے ہیں۔ اگر جتنی جماعتیں پاکستان میں ہیں اتنے معلمین ہوں یا اس سے دگنے ہوں، کیونکہ ایک بھی بعض دفعہ نہیں سنبھال سکتا گاؤں کو۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے، تو پھر تو ٹھیک ہے۔ پھر آپ کہیں کہ جی! ہم سے لے لیا گیا۔ ہمیں دیں۔ لیکن اگر وقفِ جدید کے معلم اپنی تعداد میں تھوڑے اور یہ خدا کے فضل سے بڑھتی ہوئی جماعت اپنی تعداد میں اس کے مقابلے میں بہت بڑی اور ہر آن بڑھنے والی ہو تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلمین کی تعداد

بھی ہر آن بڑھنے والی چاہیئے۔ اگر ان کی تعداد نہ بڑھے۔ ان کی تعداد تو اُس نسبت سے زیادہ بڑھنی چاہیئے کیونکہ وقفہ بڑا ہے یعنی اگر نو سو جماعتیں فرض کریں یا ایک ہزار جماعت ہو اور دو سو معلم ہو تو ان کی تعداد تو اس نسبت سے بڑھنی چاہیئے کہ ایک ہزار بن جائے، اس سے قبل کہ جماعتوں کی تعداد ہزار کی بجائے گیارہ سو بن جائے۔ تو ویسے تو جب وہ گیارہ سو ہو جائے تو پھر گیارہ سو ہونے چاہئیں۔ جب دو ہزار بن جائے تو دو ہزار بننے چاہئیں۔ جب ایک لاکھ بن جائے تو ایک لاکھ معلم ہونا چاہیئے آپ کے پاس۔

اس وقت کے پیش نظر میں نے ایک آنریری معلم عام کی اصطلاح وضع کر کے کام شروع کروایا تھا، لیکن اس کے اندر بعض قباحتیں بھی پیدا ہوگئیں اور ضرورت بھی پوری نہیں ہوئی۔ اس واسطے آج میں یہ اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جن کو ہم اعزازی معلم کہتے رہے ہیں ان کو آئندہ سے اعزازی معلم نہیں کہیں گے۔ بلکہ معلم درجہ دوئم ان کو ہم کہیں گے۔ معلم درجہ اول اور معلم درجہ دوم ان کا ہوگا۔ لیکن اس کی طرف جماعت نے توجہ نہیں کی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ معلمین کا کافی تعداد میں فوری طور پر حاصل ہونا قریباً ناممکن ہے اس واسطے جو پرانا طریقہ تھا شروع اسلام میں رائج ہوا کہ ہر علاقے سے علاقے کو سنبھالنے کے لیے اور ہر شہر اور قصبہ سے اس کو سنبھالنے کے لیے آدمی ملیں اسی سے یہ نتیجہ عقل نکالتی ہے اس شہر اور قصبہ کو سنبھالنے کے لیے آدمی آنے چاہئیں تاکہ تفقہ فی الدین حاصل کریں اور جو کام معلم کا ہے وہ جا کے کریں۔ یہاں ان کو تین مہینے کا غالباً نصاب تھا انکا لیکن کتابی نصاب کی طرف توجہ دی گئی اور خود ان کی اپنی تربیت اور ان کے اپنے مزاج کو بدل دینے کے لیے کوشش نہیں کی گئی۔ جو آتا ہے جسکو درجہ دوم کا اب ہم معلم کہیں گے وہ اس کی ذہنیت ایک معلم کی ہونی چاہیئے۔ وہ با تنخواہ نہیں ہے وہ جا کے اپنا کام کرے گا لیکن خالی وقت میں جب مسجد میں آئے گا اسکو ابتدائی آداب اسلام موٹے موٹے مسائل جو ہیں وضو کس طرح کرنا ہے اور نماز کس طرح ادا کرنی ہے وغیرہ وغیرہ موٹے موٹے مسائل سے اس کو آگاہی ہوگی لیکن اس کے اندر یہ جذبہ اگر ہم پیدا نہیں کرتے کہ اس نے جا کے سکھانا ہے اور جہاں کہیں

علم کی کمی کے نتیجہ میں

عملِ صالح پر دھبہ لگ رہا ہے اسکو دور کرنا ہے۔ علم نہ ہو تو دھبہ لگ جاتا ہے نا۔ وہ مثال تو صادق پوری نہیں آتی لیکن جب ۱۹۶۷ء میں میں نے اعلان کیا کہ مسجد تو خدا کا گھر ہے اس کے دروازے ہر موحد کے لیے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے کے لیے کھلے ہیں تو افتتاح کے معاً بعد جمعہ تھا تو بتانے والوں نے بتایا کہ ویسے مسجد میں بھی کافی تھے شاید کئی سو آدمی ہوں ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا، لیکن ان کو علم نہیں تھا کہ نماز پڑھتے کس طرح ہیں۔ اس واسطے جب ہم رکوع میں گئے تو انہوں نے اِدھر اُدھر بھی دیکھا اور معلوم کر لیا کہ یہ کس طرح رکوع کر رہے ہیں۔ اسی طرح اِدھر اُدھر دیکھتے رہے وہ۔ لیکن ہم تو نماز میں جب داخل ہو جائیں یعنی نماز شروع ہو جائے تو اس وقت اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ وہ جو ان کی غلطی تھی وہ عدم علم کی وجہ تھی۔ بہت ساری ایسی چھوٹی یا بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں اس لیے نہیں کہ نیت میں فتور ہے اس لیے کہ علم میں نقص پایا جاتا ہے۔ غلطی ہو جاتی ہے انکو اگر یہ جذبہ ہی نہیں کہ ہم نے جائزہ لیتے رہنا ہے کہ لاعلمی میں جہالت کے نتیجہ میں کوئی ایسی بات کوئی احمدی مسلمان تو نہیں کر رہا جو اسے نہیں کرنی چاہیئے تب تو فائدہ ہے انکا۔ جو میں نے کہا کہ خرابی پیدا ہوگئی وہ میری طبیعت پہ یہ اثر ہے سارے نہیں

شاید سو میں سے ایک

ہوگا اعزازی معلمین میں سے جن کو پہلے اعزازی کہتے تھے جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ آنریری معلم تو لکھنا شروع کر دیا لیکن اپنے کام کے ساتھ آنریری معلم کے کام کا سو میں سے ایک حصہ بھی نہیں لگایا۔ تو وہ یہ کوئی آنریری ڈگری اعزازی ڈگری نہیں تھی جو ان کو دی گئی تھی بلکہ یہ اعزاز ان کو جماعت کی طرف سے ملا تھا کہ وہ معلمین کی طرح اپنی جماعت میں اپنے گاؤں میں کام کریں اور دین کی واقفیت لوگوں میں پیدا کریں اور خدمت کا جذبہ ان کے اندر ہو اور جو اسلام کے اصول ہیں ان پر اپنی جماعت کو چلائیں۔

یہ آداب جو ہیں انسانیت کے اور اخلاق جو ہیں اسلامی، اس سے پہلے صفائی ضروری ہے۔ عقیدہ کی صفائی یعنی بدعقائد کو دور کر کے عقائدِ صحیحہ سے واقفیت حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنے کی یا ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنا اور عزم کرنا بدعات کے خلاف جہاد بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو شاید کچھ معجونِ مرکب بن جائے بدعات کا اور اسلامی اخلاق کا لیکن اسلامی اخلاق صحیح معنیٰ میں قائم نہیں ہو سکتے۔ بدعات کے خلاف جہاد جو ہے اسکی بھی بڑی ذمہ داری، اصل ذمہ داری تو ساری جماعت پر ہے۔ لیکن کافی حد تک یہ ذمہ دار ہیں معلم وقفِ جدید کے۔ انکو ایسی باتوں سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے۔ بڑے بڑے آدمی بھی غلطی کر جاتے ہیں۔ ایک غیر ملک میں ہمارے ہیں نمائندہ انہوں نے تعویذ گنڈا وہاں شروع کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون لیکن جب جماعت کو علم ہوا تو ان کو سمجھانے کے لیے انتظام کیا گیا ہے۔ تو بدعات بدعات کو دور کر کے اخلاق شنیعہ کو دور کر کے اخلاق فاضلہ قائم کرنا اور بلند اسلامی اخلاق جماعت میں پیدا کرنا یہ ساری جماعت کا فرض ہے وقفِ جدید کا بھی فرض ہے۔

جو بدیاں ہیں اور جنکی طرف اس لیے توجہ نہیں دی جاتی کہ شاید چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں کوئی حرج نہیں۔ اوّل تو

کوئی بدی بھی چھوٹی نہیں۔

اگر ایک چھوٹا سا عمل مقبول ہو جائے وہ انسان کو جنت میں لیجا سکتا ہے تو ایک چھوٹا سا گناہ جو خدا تعالیٰ کے قہر کو بھڑکا دے وہ جہنم میں بھی لیجا سکتا ہے۔ ہمیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیئے۔ چونکہ وقفِ جدید کے کام کے متعلق میں اس وقت بات کر رہا ہوں بعض باتیں جو میرے علم میں آئیں ان میں سے ایک کو میں اس وقت لیتا ہوں اور وہ ہے بعض لوگوں میں گالی دینے سب و شتم کرنے اور لعنت بھیجنے کی بدعت۔ اور سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو اور تو کوئی کام نہیں ہے صرف اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ ہم کسی کے خلاف بددعا کریں اور وہ فوراً اس کے مطابق دنیا میں اپنی تقدیر کو حرکت میں لائے اور اس کے اوپر اس کا غضب نازل ہو جائے۔

اس کے متعلق میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری جماعت یہ عہد کرے

کہ کسی پر لعنت کوئی شخص نہیں بھیجے گا۔ نہ غیر انسان پر نہ انسان پر۔ زمیندار جو بیل وہ اپنے بیلوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ مر جائیں۔ توں ایہہ ہو جائے۔ تیرے اوپر خدا دا غضب۔ خوامخواہ غصہ ایک بے زبان حیوان کے اوپر۔ اسکو تو نقصان نہیں پہنچے گا لیکن تمہیں گناہگار کر گیا وہ تمہارا بیل۔ یہ اتنی اہمیت دی اس چیز کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سفر میں ایک اونٹ پر قومی سامان لدا ہوا تھا۔ تو ایک دو حدیثیں ہیں ایک میں مالک کا ذکر ہے ایک میں مالکہ کا ذکر ہے۔ اس کے منہ سے نکلا یہ کہ خدا کی لعنت ہو تجھ پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں آواز پڑی آپؐ نے کہا اس اونٹ سے اس سامان کو اتار دو۔ اور یہ اونٹ جو ہے یہاں سے نکال دو میرے قافلے سے۔ اور آگے کبھی اس کے اوپر مسلمان کا سامان نہیں لادا جائے گا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اسی طرح آوارہ پھرتا رہا، یہ اونٹ، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ جو آواز تھی اسکو اس وقت کی اُمتِ مسلمہ نے اس طرح یاد رکھا کہ کسی نے بھی اسکو پکڑ کے اس کے اوپر پھر اپنا سامان نہیں لادا۔ آپؐ نے کہا پھر اگر تم ملعون اسکو کہتے ہو تو اُمتِ مسلمہ میں کسی ملعون کی گنجائش نہیں ہے، چاہے وہ انسان ہو چاہے وہ حیوان ہو۔ تو یہ معمولی چیز نہیں ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ صحیح مسلم کی یہ حدیث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فرمایا اس کے جواب میں کہ بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! مشرکین پر بددعا کریں۔ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ۔ تو آپؐ نے جواب دیا اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا میں دنیا کی طرف لعنتیں بھیجنے کے لیے مبعوث نہیں ہوا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً میں تو رحمتوں کے ڈھیروں ڈھیر لے کے انسان کی طرف آیا ہوں۔ لعنت کا لفظ ویسے بھی بڑا ہی بھیانک معنیٰ رکھتا ہے حضرت (اقدس ..... ناقل) نے اپنی کتب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف جو بعض لوگ لعنت کو منسوب کرتے ہیں اس سلسلہ میں لعنت کے عربی لغت کے لحاظ سے جو معانی اور مفہوم ہیں انکو بڑی بسط سے کھول کے شرح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بہت لمبا ہے میں اس وسعت کے ساتھ یہاں نہیں بتاؤں گا آپ کو۔ لعنت کے معنیٰ ہیں دھتکارنا۔ ناراض ہو کر دور کر دینا۔ آخرت میں سزا دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بھی لعنت ہے۔ اور دنیا میں جو شخص ملعون ہو خدا کی نگاہ میں رحمت سے محروم کیا جانا اور مقبول اعمال کی توفیق اسے نہ ملنا۔ اور آرام سے کہہ دیا کہ خدا کی لعنت ہو تم پر۔ جس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ اس دنیا میں خدا کی رحمت سے تم محروم رہو ہمیشہ اور تمہیں کبھی مقبول اعمال کی توفیق نہ ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لعنتیں بھیجنے کے لیے نہیں آیا۔ میں

رحمتوں کے سامان

پیدا کرنے کے لیے آیا ہوں۔ تو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کیا اسی کی اتباع ہم نے کرنی ہے جو آپؐ کے ماننے والے اور متبعین کہلاتے ہیں۔

یہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اپنے متعلق ہے اور یہ اسوہ ہیں ہمارے لیے محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ مومن کے لیے بھی آپؐ کا ارشاد ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعّانًا۔

ترمذی کی حدیث ہے کہ مومن جو ہے وہ لعنتیں بھیجنے والا نہیں ہوتا۔ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے رحمتوں کو اکٹھا کرتا کچھ اپنے لیے کچھ اپنے ماحول کے لیے اور اس فیضان کو وہ پھیلاتا ہے۔

پھر ترمذی میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لیس المؤمن بالطعّان ولا اللعّان ولا الفاحش ولا البذیء

کہ مومن جو ہے وہ۔ طعّان جو ہے اس کے معنے ہیں عیب جو عیب گیر عیب لگانے والا۔ مومن جو ہے وہ دوسروں کے عیب کی تلاش میں نہیں رہتا عیب پکڑتا نہیں دوسروں کے اپنی فکر رہتی ہے اسکو اور عیب لگانے والا نہیں ہے وہ۔ یہ تینوں معنے اس لفظ کے اندر آتے ہیں۔ طعّان کے معنیٰ میں۔ تو مومن آپؐ نے کہا ایسا نہیں ہوتا کہ دوسروں کے عیب دیکھے۔ اپنے عیب دیکھو اپنا محاسبہ کرو اور استغفار کرو اور خدا کی پناہ مانگو اس سے مدد چاہو کہ تمہارے عیب دور ہو جائیں۔ دوسروں کے عیب دیکھ کے تمہیں کیا خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا لعنت نہیں کرتا ایک مومن۔ جس کے معنے میں ابھی بتا چکا ہوں۔ وہ بددعائیں دینے والا وہ کوسنے دینے والا وہ خیر کی بجائے بدی چاہنے والا وہ سنّتِ نبوی سے احتراز کرنے والا اسکا عمل نہ کرنے والا نہیں ہے مومن۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر ہی خیر تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں ایک وقت میں یہ ارادہ کیا کہ طائف شہر جو چالیس میل پر مکے سے ہے وہاں جا کے تبلیغ کریں انکو۔ شاید وہاں کوئی رجل رشید مل جائے جس پر اثر ہو آپؐ کی تبلیغ کا۔ قریباً دس دن وہاں ٹھہرے۔ اور جہاں جاتے تھے بات سننے سے انکار کر دیتے تھے۔ ایک بہت بڑے رئیس کے پاس گئے اس نے بات سننے سے انکار کیا اور اس نے کہا کہ میرا مشورہ آپؐ کو یہ ہے کہ آپؐ ہمارا شہر چھوڑ کے چلے جائیں۔ وہ مشورہ نہیں تھا۔ وہ دھمکی تھی۔ جب آپؐ نے دیکھا یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں آپؐ باہر نکلے تو

شہر کے اوباش اور غنڈے

جو تھے وہ ان رؤسائے طائف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیئے۔ جو زبان سے ایذاء بھی دے رہے تھے اور جو ہاتھ سے ایذاء بھی دے رہے تھے پتھر بھی پھینک رہے تھے۔ آپؐ زخمی بھی ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے کوئی سوال کیے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس موقع پر ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے یہ کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لیے بھیجا ہے کہ جو آپؐ کو پہاڑ نظر آ رہے ہیں میں ان کے اوپر ہوں، متعین فرشتہ کہ اگر آپؐ طائف کے لیے بددعا کریں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو یوں اکٹھا کر دوں، ان کے اوپر، اور یہ پس جائیں جس طرح چکی میں چیز پیسی جاتی ہے۔ آپؐ نے کہا نہیں میں بددعا نہیں کروں گا ان کے لیے۔ اس لیے کہ یہ نسل آگے چلانے والی جنس ہے، نوع ہے۔ یہ نسل ہے، اس کے بعد ایک اگلی نسل پیدا ہوگی اور انہیں بڑے فدائی اسلام کے پیدا ہوں گے۔ تو آنے والی نسلوں نے اس ظالم نسل کی حفاظت کر لی اس وقت۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے اذن دیا کہ بددعا کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مَیں قبول کروں گا۔ حکم نہیں دیا۔ اذن دیا کہ بددعا کرو مَیں قبول کروں گا۔ اس اذن کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کی کہ اے خُدا تیرے بندوں کے خلاف

مَیں بددُعا نہیں کروں گا۔

تو جس کو اذن ہی نہیں، جس کو انذار ہے جو ابھی ہم دیکھیں گے وہ کیسے جرأت کر سکتا ہے۔ یعنی عقلاً نہیں کر سکتا، کر جاتے ہیں کئی لوگ۔ جسکی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی اور مَیں یہ باتیں کر رہا ہوں آپ کے ساتھ۔ خدا کے بندوں پر لعنت بھیجنا شروع کر دیا کوسنا شروع کر دیا انہیں۔

طبرانی میں بحوالہ الترغیب والترھیب یہ روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ماحول ایسا تھا کہ اگر کسی شخص کے متعلق ہمیں یہ علم ہو جاتا کہ اس نے اپنے کسی دوسرے بھائی پر مسلمان مومن پر لعنت بھیجی ہے کلمہ اس کے منہ سے نکلا ہے رأینا ان قد اتیٰ بابا من الکبائر تو اسے ہم چھوٹا گناہ نہیں سمجھتے تھے کبیرہ گناہ سمجھتے تھے لعنت کرنا گالی دینا کوسنا کہ خدا تجھ پر لعنت کرے تجھ پر عذاب نازل کرے یہ کرے وہ کرے۔ یہ کبائر میں سے ہے معمولی بات نہیں ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ سنن ابی داؤد میں یہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسروں پر لعنت نہ بھیجا کرو۔ یہ کہہ کر کہ تجھ پر اللہ کی لعنت پڑے یا یہ کہہ کر کہ خدا کا غضب تجھ پر نازل ہو۔ یعنی وہ بھی لعنت میں ہی شامل کیا ہے اسکو۔ یا یہ کہہ کے کہ تو جہنم میں جائے۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دوسرے پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت جو ہے تمثیلی زبان میں آپ نے بات کی وہ جاتی ہے اُس شخص کے پاس جس پر لعنت بھیجی گئی ہے اور اگر اُس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے پہلے ہی کہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں وہ ملعون ہے تو یہ لعنت بھی اسکو پہنچ جاتی ہے لیکن اگر اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی تو وہ لعنت خدا سے یہ کہتی ہے کہ اے میرے رب دُجِّہْتُ اِلٰی فُلَانٍ مجھے فلاں کی طرف بھیجا گیا ہے لعنت کہتی ہے زبانِ حال سے فَلَمْ اَجِدْ فِیْہِ مَسْلَکًا لیکن وہ تو لعنت کا مستحق نہیں مجھے تو کوئی رستہ نظر نہیں آتا کہ لعنت وہاں اس کے اوپر چمٹ جائے ولم اجد علیہ سبیلاً فیقال لہا تو اس لعنت کو کہا جاتا ہے ارجعی من حیث جئتِ کہ جو لعنت بھیجنے والا ہے اسی کو جا کے چمٹ جا۔

حضرت (اقدس ..... ناقل) نے فرمایا ہے "کسی کی نسبت لعنت میں جلدی نہ کرو"

یہ فقرہ اس لیے کہا ہے کہ پیچھے سے مضمون ہی ایک ایسا آ رہا ہے ضروری تھا یہ فقرہ کہنا۔

"کسی کی نسبت لعنت میں جلدی نہ کرو کہ بہتیری بدظنیاں جھوٹی ہیں اور بہتیری لعنتیں اپنے ہی پر پڑتی ہیں۔ سنبھل کر قدم رکھو اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو۔ اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندھے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھیراؤ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کر دو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاویں۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۸)

اور اسی کو لعنت کہتے ہیں سب اعمال نیک اعمال جو ہیں وہ حبط ہو جائیں۔

تو وقفِ جدید کا جو کام ہے وہ تربیت کرنا ہے۔ اور

تربیت میں آداب سکھلانا

بھی ہے اور اخلاق سکھلانا بھی ہے۔ اور آداب و اخلاق سکھانے کے لیے بُری عادتوں کو چھڑوانا بدعقائد کو مٹا کر صحیح عقاید کا قائم کرنا ہے اور بدخلقی کو مٹا کر اخلاقِ فاضلہ قائم کرنا ہے۔

یہ ایک تنظیم ہے اسکو پیسے کی بھی ضرورت ہے۔ جو گوشوارہ مجھے دیا گیا وقفِ جدید کے آمد و خرچ کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ چار مدیں ہیں ان کی۔ دو چھوٹی سی ہیں انکو میں چھوڑ رہا ہوں وہ ہیں بھی ہنگامی نوعیت کی۔ مستقل مدیں ہیں ایک تو چندہ جماعتِ بالغان۔ بالغان کا نام اس لیے رکھا گیا کہ ایک وقت میں اطفال کے لیے علیحدہ دفتر کھول دیا گیا۔ اس میں قریباً پچاس ہزار کی زیادتی ہے جو اس سال میں جو ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ختم ہوا۔ کل آمد چندہ بالغان میں ۱۷۱، ۶۳، ۴ ہے۔ اور دفتر اطفال میں ۹۲۱، ۸ کی زیادتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی زیادتیاں ہیں۔ لیکن مَیں نے بتایا کہ

معلموں کی بہت ضرورت

ہے۔

اور ایک زائد چیز اب مَیں جو پہلے مَیں نے بات کرتے ہوئے نہیں بتائی وہ یہ کہ جب مَیں نے یہ کہا کہ ہر احمدی بچہ جو ہے وہ کم از کم میٹرک تک پڑھا ہوا ہونا چاہیئے تو پہلے جو شرط معلمین کے لیے، وقفِ جدید کے معلمین کے لیے غالباً نہیں تھی، مجھے صحیح نہیں پتہ، لیکن میرا خیال ہے کہ نہیں تھی۔ اگر نہیں تھی تو اب یہ شرط ضرور لگا دیں کہ آئندہ جو لیے جائیں وہ کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ اور اگر پہلے سے ہی ہے تو ٹھیک ہے۔

اور دوسری بات اس ضمن میں یہ ہے کہ خالی میٹرک نہ ہو بلکہ تھرڈ ڈویژن میٹرک نہ ہو سیکنڈ ڈویژن کا کم از کم ہو۔ اور اس کے اندر یہ قوت اور یہ استعداد ہو کہ جب وقفِ جدید کا نظام اس کے اخلاص کی چھپی ہوئی تاروں کو حرکت میں لائے اسکی جو خوابیدہ قوتیں ہیں وہ بیدار ہونے والی ہوں۔ یعنی نکھد نہ ہو۔ کر دینا چاہیئے فارغ کر دینا چاہیئے۔ کہیں اور جا کے اپنے پیسے کمائے۔ اور خدمت خلق کا جذبہ اور خدمت خلق کرنے کا جوش اس میں یا موجود ہو یا پیدا کیا جا سکے۔ جس معلم میں

خدمتِ خلق کا جذبہ

نہیں، اور اس کے لیے ہر وقت وہ بے چین نہیں، اور تڑپ نہیں ہے اس میں کہ جہاں دُکھ نظر آتا ہے اسکو حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کرے وہ ہمارے کام کا نہیں۔ اس کو اللہ تعالےٰ نے کسی اور کام کیلئے بنایا ہے اسکی

تو اچھے معلم

زیادہ معلم دیں

جب معلم زیادہ ہوں تو جتنی رقم کی ضرورت پڑے اس کے مطابق رقم دیں۔ جو معلم ہیں وہ نیک نیتی اخلاص اور جذبہ کے ساتھ آئیں۔ جو منتظمین ہیں وہ ان کو ابھاریں اور ان کے لئے ایسا نصاب اور ان کی ہدایت کے لئے ایسی چھوٹی چھوٹی کتابیں آداب کے متعلق اور اخلاق کے متعلق شائع کریں اور ان کی ایک نوٹ بک بنا دیں سو صفحے کی۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ ڈیڑھ سو صفحہ ہو زیادہ سے زیادہ جس میں اسلام نے جو

آداب سکھائے۔ اسلام نے جو اخلاق ہمیں بتائے ان کے اوپر ایک ایک فقرہ ہو باقی تفصیل ان کو زبانی بتادی جائے۔ عثمان فودی جو ایک مجدد گزرے ہیں پچھلی صدی میں شمالی نائیجیریا میں۔ اُس وقت کا جغرافیہ اور تھا ویسے کچھ اور علاقے بھی تھے بیچ میں۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے بدعت اور سنت پر۔ اور بڑی اچھی ہے حوالے دے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنت کے حوالے دے کر۔ مختصر بھی ہے اور اس سے استفادہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہیں نہ کہیں تو حدیث سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لینا ہے۔ انہوں نے اپنا استدلال کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے زمانے میں جو استدلال درست تھا اب اس کے اندر کوئی اور بطن چھپا ہوا، سامنے ہمارے نظر آجائے تو اس کو شامل کر لیں بڑی اچھی کتاب ہے۔

مثلاً انہوں نے کپڑے کے متعلق کہا ایک میں بات بتا دوں اگر اسلام ساری دنیا کے لئے ہے اور یقیناً اسلام ساری دنیا کے لئے ہے تو پھر

ہر ملک کا لباس

اسلامی لباس ہے۔ یہ اس میں خشکی جب دماغ میں ہو یہ چیز نہیں لیتا۔ ہر ملک کا لباس اسلامی لباس ہے۔ اگر کسی ملک کا لباس اس قسم کا ہے کہ اس ننگ کو وہ صحیح طور پر ڈھانپتا نہیں جو اسلام نے کہا ہے ڈھانپو۔ تو اتنی تبدیلی اس لباس میں ہو جانی چاہیئے کیونکہ ایک اور حکم ہے جس کی خلاف ورزی کر رہا ہے وہ۔ لیکن یہ کہنا کہ مغربی افریقہ کا لباس اسلامی نہیں باوجود اس کے کہ وہ یہ شرائط پوری کر رہا ہے کہ ستر جو ہے اس کو ڈھانک رہا ہے اور پنجاب کا جو لباس ہے وہ اسلامی ہے یا عرب کا لباس جو ہے وہ اسلامی ہے اور یورپ کا لباس اسلامی نہیں۔ یہ بات ہی غلط ہے۔ ساری دنیا کا وہ لباس جو ان شرائط کو پورا کرنے والا ہے وہ اسلامی ہے۔ ہم نے اپنے پورے لباس میں نماز پڑھنی ہے۔ اگر کسی ملک میں ایسا لباس ہے جو نماز پڑھنے میں دقت پیدا کرتا ہے تو اتنا حصہ درستی کے قابل ہے اس کی اصلاح ہو جانی چاہیئے۔ انہوں نے لباس پہ لکھا ہے۔ اصل میں یہ مثال دینے لگا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے پورے حوالے دے کے، سر کا لباس اوپر کے دھڑ کا لباس، نچلے دھڑ کا لباس۔ تینوں کو علیحدہ علیحدہ لیا ہے۔ چھوٹا سا ایک صفحہ پونا صفحہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹوپی بھی پہنی سر پر۔ رومال بھی باندھا سر پر۔ اور اس قسم کا جو اب رواج ہے جس طرح عمامہ عرب کا وہ بھی پہنا اور بڑا عمامہ بھی پہنا اور قمیص جتنی قمیصوں کی قسمیں اس وقت رائج تھیں ساری استعمال کیں۔ اور دھوتی بھی پہنی اور پاجامہ بھی پہنا اور شلوار بھی پہنی۔ سارے حوالوں کا ذکر کر کے پھر اس سے نتیجہ یہ نکالا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ

جو لباس میسر آئے

وہ استعمال کرو بڑا صحیح نتیجہ نکالا ہے اور ساری دنیا کے لئے بڑی عجیب گائیڈنس دے دی جو میسر آئے وہ پہنو۔ ٹھیک ہے اسلام نے کہا ہے بعض ننگ ہیں جن کو اسلام کہتا ہے ڈھانکو وہ ڈھانکنے چاہئیں۔ اور اگر کوئی ضرورتیں ہیں وہ پوری ہونی چاہئیں۔ اسلام کہتا ہے کہ ایسی طرز نہ ہو کہ نمائش کے خیال سے پہنا جائے۔ ضرورت کے لئے نہ ہو بلکہ نمائش کے لئے ہو۔ اسلام کہتا ہے کہ نمائش نہیں کرنی۔ اس حد تک وہ ٹھیک ہونا چاہیئے۔

تو یہ جو آداب ہیں جو اخلاق ہیں معلم کو موٹے موٹے ہی بتانے پڑیں گے اس کے لئے ایک چھوٹی سی نوٹ بک ان کے لئے تیار کریں اور نوٹ بک کی تیاری میں بھی نمائش نہ ہو سادہ زبان میں ہر بات کو cover کرنے والی ہو وہ۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور جس رنگ میں، جس لباس میں جس ذہن کا، جس اخلاق کا، جس روحانیت کا انسان خدا تعالےٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے ہم وہی بن جائیں۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔

"کھانسی آرہی ہے ایک خیال آگیا

ہمارے جلسہ سالانہ کی حسین یادیں

اور گہرے اثرات تو چلتے ہیں، سالوں چلتے ہیں اگلے جلسہ تک ان کے اندر اور شامل ہو جاتے ہیں کچھ اس قسم کی چیزیں بھی ہیں۔ مثلاً کھانسی ہو گئی اب جلسے کی کھانسی ہے وہ ابھی تھوڑی سی چل رہی ہے خطبے میں نہیں آئی بعد میں آگئی میرے بھی۔ کافی فرق پڑ گیا ہے۔

رستے میں میں نے دیکھا کہ دکانیں جلسے میں ایک ان کا فائدہ تھا ضرورت مندوں کے لئے وہ چیزیں مہیا کر رہی تھیں۔ کھانے پینے کی دوسری۔ اب وہ چلی گئیں ان کے اثرات پڑے ہوئے ہیں کھنڈر نظر آرہا ہے۔ کھنڈر نہیں رہنا چاہیئے اگلے جمعہ تک کہیں بھی۔ ان ملبوں کو خدام الاحمدیہ اٹھا دے۔ اور جس طرح میں نے کہا تھا کہ غریب دلہن کی طرح ربوہ کو سجا دو جلسہ کے استقبال کے لئے۔ اب میں کہتا ہوں کہ اس غریب دلہن نے جلسہ کی خدمت کی ہے۔ کچھ خدمت میں دھبے پڑ جاتے ہیں کہیں داغ پڑ گیا۔ سالن گر گیا، کہیں مٹی کا داغ لگ گیا۔ پھر اس کو دوبارہ غریب دلہن کی طرح سجا دو تاکہ اس کو یہ شکوہ نہ رہے کہ مجھ سے کام لے لیا اور پھر مجھے بھول گئے آپ"۔

ماہنامہ خالد (ستمبر ۱۹۸۲ء) کا ضمیمہ

شائع ہو گیا

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ضمیمہ ماہنامہ خالد ماہ ستمبر ۱۹۸۲ء دیدہ زیب تصاویر پر مبنی شائع کیا ہے اس کی تدوین نہایت موزوں ہے۔

اس ضمیمہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور اور ایمان افروز خطاب شامل اشاعت ہے جو حضور نے مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقعہ پر ارشاد فرمایا ہے۔

خدام بھائی دفتر ماہنامہ خالد سے منگوا کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواست دعا

عزیز مکرم اعجاز احمد صاحب ابن ملک عزیز احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ (حکیم نذیر احمد دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴
اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانے خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
AIR RESERVATION & OTHER TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.

از سررشتہ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

ٹنڈر نوٹس

میونسپل کمیٹی ہذا کو اپنے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر زیر دستخطی کو مورخہ ۹/۸۲ ۲۲ بوقت ایک بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مورخہ ۹/۸۲ تک مبلغ ۲۵/- روپے فی ٹنڈر فارم کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں تاریخ مذکور کے بعد کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم وہی ٹھیکیدار حاصل کر سکے گا۔ جو ان کاموں کی ڈیپازٹ کالیں پیش کریں گے۔ اور جن ٹھیکیداروں نے اپنا نام بطور ٹھیکیدار درج کرایا ہو زیر دستخطی کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دیں کام فوری طور پر شروع کرنا ہوگا۔ معیاد میں کوئی توسیع نہیں دی جائے گی۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد
۱-	تعمیر دوبارہ سڑک از زمین گلی پرانی عیدگاہ برائے سابقہ چونگی نمبر ۱ تا گندہ تالاب بھکر روڈ جھنگ صدر	۲۷۹۰۰۰/-	۵۶۰۰/-	۲ ماہ
۲-	فرش بندی اپروچ روڈ بستی علی آرائیں والی جھنگ صدر	۳۶۱۰۰/-	۷۵۰/-	۱ "
۳-	بقایا فرش بندی اپروچ چونگی ۹ تا جوگیانوالہ " "	۱۰۶۰۰۰/-	۲۱۲۰/-	" "
۴-	تعمیر نالی بھرتی مٹی فرش بندی گلی از شریف کباڑی تا غلام حسین محلہ گوہر شاہ جھنگ صدر	۲۹۶۰۰/-	۶۰۰/-	" "
۵-	فرش بندی از مکان سردار بخش تارا تا غلام علی سرگودھا روڈ محلہ حسین آباد	۳۴۰۰۰/-	۶۸۰/-	" "
۶-	فرش بندی از کوٹھی ذوالفقار شاہ بخاری تا سڑک آمدہ کوٹھی اقبال خان علیانہ سول لائن	۳۴۴۰۰/-	۶۹۰/-	"
۷-	ری ماڈلنگ گلی شیخ محمد اسحاق تا مکان میاں رفیق محلہ بھجرا از جھنگ صدر	۲۵۴۰۰/-	۵۱۰/-	"
۸-	تعمیر کوارٹر آڈٹ آفیسر حلقہ میونسپل انجینئر کوارٹر جھنگ مگھیانہ روڈ جھنگ شہر	۱۰۰۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۳ ماہ
۹-	کشادگی سڑک از رشید چوک تا اورلیس چوک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ	۵۲۶۰۰/-	۱۲۰۰/-	۱ ماہ

المشتہر
الحاج شیخ محمد اقبال چیئرمین بلدیہ جھنگ مگھیانہ
I.P.L.6772

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹ - اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

حب تبخیر شکم
تبخیر (گیس)، دائمی قبض، بدہضمی نیز جگر کی خرابی کا مشہور اور کامیاب علاج قیمت مکمل کورس ۲۵/-
المشتہر
فاضل الطب والجراحت حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
دواخانہ دارالامان دارالنصر وسطی ربوہ

بفضل خدا
- نرینہ اولاد سے محروم
- مرض اٹھرا کی شکار
دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
- گولبازار ربوہ
- ٹرنک بازار سیالکوٹ
- چوہان روڈ آخری بس سٹاپ اسلام پورہ کرشن نگر لاہور

موجد پائلز کیور کی پیشکش
نظام تنفس Respiratory System
کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔
دمہ Asthma Course Rs. 40/-
نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-
پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-
مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-
نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (GURES) مارکیٹ سے ۱۵/- فی کیور۔ ڈاک پارسل سے ۵/- مزید۔
پرانے نسخے و لٹریچر مفت
رکیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۷، ۶۰۶

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
- سکنی و زرعی اراضی - مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی۔
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون: ۴۳۶
دفتر: ۵۳۵

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ نرم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱- سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے شبیر آپٹیکل سروس

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

فون ۵۴۳

زرعی زمین

برائے فروخت

ربوہ سے چھ میل کے فاصلہ پر

نہری زرعی زمین باموقعہ اور مناسب قیمت پر دستیاب ہے

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرماویں

پتہ:- مرزا حفیظ احمد دارالصدر ربوہ

فون:- ۴۵۳

ضرورت ہے

ہمیں اپنے فارم واقعہ میرپور خاص سندھ کے لئے دو تجربہ کار محنتی کارکنان کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جو کہ ایگری کلچر یا ویٹرنری کے گریجویٹ ہوں اور کم از کم ۸/۱۰ سال کا تجربہ رکھتے ہوں۔ عمر ۳۵-۴۰ سال کے درمیان ہو۔ معقول تنخواہ اور رہائش کا بندوبست ہوگا۔

درخواستیں مع سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی اور تصویر کے ساتھ۔

جناب مجید احمد طاہر ایڈمنسٹریشن آفیسر شاہ نواز لمیٹڈ پوسٹ بکس ۴۷۶۶ کراچی کو بھجوائیں

احمد موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

فون ۱- ۴۴۵-۴

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوورہالنگ
- ڈنٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک
- ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد عل جگاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون: ۳۹۹۷

سنہ ۱۹۱۱ سے ایک ہی نام

حکیم انوار احمد جان

جانشین و فرزند حکیم نظام جان، جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب منشا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

شبیر انجینئرنگ اینڈ سپلائرز لمیٹڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

- لوہے کے جستی تار
- خاردار تار
- کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ
- سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ

حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں۔
(i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور